السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلامی بینکوں میں بین الاقوامی سکوں (ForeignCurrency) کے لین دین کا جو طریقہ رائج ہے کیا یہ طریقہ شریعت کی نظر میں جائز ہے؟ پہلے میں اس طریقے کی وضاحت کردوں تاکہ جواب دینے میں آپ کو آسانی ہو۔

1۔ کوئی بھی اسلامی بینک سب سے پہلے اس فارن کرنسی کا انتخاب کرتا ہے ،جسے وہ خریدنا یا بیچنا چاہتا ہے ۔ یہ انتخاب عالمی منڈیوں سے جڑے ہوئے نیٹ ورک کو دیکھ کر عمل میں آیا ہے ۔ فرض کرلیں کہ اسلامی بینک نے خریدنے کے لیے امریکی ڈالر کا انتخاب کیا۔

2۔ فرض کرلیں کہ اسلامی بینک برطانیہ میں واقع برٹش بینک سے ڈالر خریدنا چاہتا ہے ۔ ڈالر خریدنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ برٹش بینک کو کوئی دوسری فارن کرنسی فروخت کرے ۔ فرض کرلیں کہ ڈالر خریدنے کے لیے اسلامی بینک برٹش بینک کو جرمن مارک فروخت کرتا ہے ۔ اگر ایک ڈالر تین جرمن مارک کے برابر ہے تو اسلامی بینک برٹش بینک سے ایک کروڑ ڈالر خریدنے کے لیے اسے تین کروڑ جرمن مارک فروخت کرتا ہے ۔

3۔ کرنسی کے انتخاب کے بعد اسلامی بینک برٹش بینک کو اس بینک کے بارے میں مطلع کرتا ہے ،جس سے اس کا ہمیشہ لین دین رہتا ہے (مثلاً امریکہ میں واقع بینک آف امریکا) برٹش بینک ایک کروڑ امریکی ڈالر کی رقم بینک آف امریکہ میں اسلامی بینک کے نام جمع کرادے ۔ اسی طرح برٹش اسلامی بینک کو اس بینک کا نام بتاتا ہے جس سے اس کا لین دین ہونا ہے (مثلاً جرمنی میں واقع فرنکفرٹ بینک) تاکہ اسلامی بینک تین کروڑ جرمن مارک فرنکفرٹ بینک میں برٹش بینک کے نام سے جمع کردے ۔

4۔ اس کے بعد دونوں بینک ایک دوسرے کے نام سے مذکورہ بینکوں میں مذکورہ رقم جمع کردیتے ہیں اور اس طرح خرید وفروخت کا عمل پورا ہوتا ہے ۔ واضح رہے کہ خرید وفروخت کا یہ عمل کبھی منٹوں میں پورا ہو جاتا ہے اور کبھی چند گھنٹوں میں لیکن زیادہ سے زیادہ 48 گھنٹوں کے اندر اندر کیوں کہ اس کے بعد یہ خرید وفروخت نقد (Cash) نہیں کہلاتا ہے بلکہ ادھار (Credit) کہلاتا ہے ۔ کرنسیوں کی اس طرح خرید وفروخت کیا شرعاً نا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوال کا میں نہایت مختصر جواب پیش کررہا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ مختصر جواب آپ کے لیے کافی اور تسلی بخش ہوگا ۔

کرنسیوں کی خرید وفروخت میں شرعی اصول یہ ہے کہ یہ لین دین نقد (Cash) ہو جیسا کہ مختلف صحیح حدیثوں سے ثابت ہے ادھار (Credit) کا معاملہ کرنسیوں کے لین دین میں جائز نہیں ہے ۔ کیونکہ کرنسیوں کی قیمتیں مسلسل گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں اور کوئی ضروری نہیں ہے کہ آج جو کرنسی جس قیمت پر خریدی جارہی ہے کل بھی اس کرنسی کی وہی قیمت ہو۔

رہی یہ بات کہ نقد لین دین کی کون کون سی صورتیں جائز ہوسکتی ہیں تو یہ معاملہ شریعت نے عرف عام پر چھوڑ دیا ہے ۔ عرف عام میں نقد لین دین کی جو شکل رائج ہوگی وہ شرعاً جائز ہوگی ۔

دور حاضر میں کرنسیوں کا نقد لین دین بینکوں کے واسطے سے ہوتا ہے جیسا کہ آپ نے سوال میں واضح کیا ہے اس لیے شرعاً یہ طریقہ جائز ہے ۔ البتہ اسلامی بینک خریدی ہوئی کرنسی اس وقت تک فروخت نہیں کرسکتا جب تک اس کرنسی پر اس کا قبضہ نہ ہو جائے ۔ یعنی یہ کرنسی اس کی تحویل میں نہ آجائے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اجتماعی ومعاشی مسائل، جلد: 2، صفحہ: 205

محدث فتویٰ